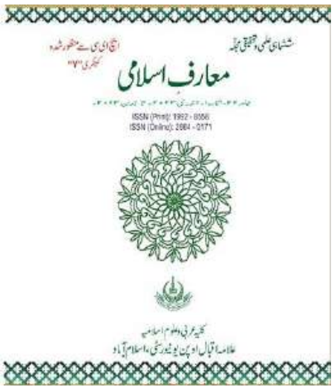

معارفِ اِسلامی Ma’ārif-e-Islāmī

eISSN: 2664-0171, pISSN: 1992-8556
Publisher: Faculty of Arabic & Islamic Studies
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Website: https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi
Vol.24 Issue: 01 (January – June 2025)
Date of Publication: 25-June 2025
HEC Category, **Y**: (2024-2025)

https://ojs.aiou.edu.pk/index.php/jmi

Article	مولانا محمد اکرم اعوان بحیثیت مفسر قرآن Maulana Muhammad Akram Awan (R.A) as an interpreter of the Holy Qur'an
Authors & Affiliations	**Dr. Mubbasher Hassan Awan** EST, School Education Department, Mandi Bahauddin *tasawwufameer@gmai.com*
Dates	***Received*** 10-02-2025 ***Accepted*** 12-05-2025 ***Published*** 25-06-2025
Citation	Dr. Mubbasher Hassan Awan, 2025. مولانا محمد اکرم اعوان بحیثیت مفسر قرآن [online] IRI - Islamic Research Index - Allama Iqbal Open University, Islamabad. Available at: https://iri.aiou.edu.pk [Accessed 25 June 2025].
Copyright Information	مولانا محمد اکرم اعوان بحیثیت مفسر قرآن 2025@ by Dr. Mubbasher Hassan Awan is licensed under Attribution-Share Alike 4.0 International
Publisher Information	Faculty of Arabic & Islamic Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan https://aiou.edu.pk/

Indexing & Abstracting Agencies

IRI(AIOU)	HJRS(HEC)	Tehqiqat	Asian Indexing	Research Bib	Atla Religion Database (Atla RDB)	Scientific Indexing Services (SIS)
Islamic Research Index	HJRS HEC Journal Recognition System			Academic Resource Index ResearchBib	ATLA Religion Database	SIS

مولانا محمد اکرم اعوانؒ بحیثیت مفسر قرآن

Maulana Muhammad Akram Awan (R.A) as an interpreter of the Holy Qur'an

Abstract

The first interpretation of the Holy Quran is the supreme attributes of the Prophet ﷺ. The first witness of the sayings were the companions of the Prophet ﷺ.They presented tafsir according to the saying and actions of the Prophet ﷺ. Thus, this series is going on from the Tabi'in and Taba Tabi'in, (May Allah's mercy be upon them), to present time. Tafsirs have been written in every era and in every language, and Alhamdulillah, this series will continue till the day of judgment. Maulana Muhammad Akram Awan may God's mercy be upon him, was the Sheikh of the Silsila Naqshbandia Owaisiya and the founder of Tanzeem Al-Ikhwan Pakistan. He spent his life in the service of Islam. He was a multifaceted personality. Along with his academic and practical services in the field of Sufism, he also did outstanding work in the field of interpretation and presented three interpretations of the Holy Quran. In this research article, the discussion of his personality, as an interpreter of the Holy Qur'an, has been presented.

Key words: Interpretation, Asrar Al Tanzeel, Akram al Tafaseer, Rab Dian Gallan, Zikr e Qalbi, Tasawwuf, Naqhsbandia Owaisia etc.

قرآن مجید اللہ کریم کا ذاتی کلام ہے۔اس کے پہلے مفسر رسول اللہ ﷺ ہیں۔آقائے نامدار ﷺ کی ذات عالی صفات نے دعوت الی اللہ کے ساتھ ساتھ، کلام الٰہی کی زبانی و عملی تفسیر پیش فرمائی۔اس تفسیر کی مزید وضاحت، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین و تبع تابعین سے لیکر آج تک بے شمار شخصیات نے اپنی حیثیت اور علمی و ذہنی استعداد کے مطابق پیش فرمائی۔

اس طرح الحمدللہ کم و بیش اڑھائی لاکھ تفاسیر طبع ہوئیں اور ان شاءاللہ تاقیامت یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔
تفسیر بالماثور اور تفسیر بالرائے تفسیر کے دو بنیادی رجحانات ہیں۔ ذیلی رجحانات کے تحت بھی کئی لوگوں نے تفاسیر پیش کیں۔تفاسیر، عربی، اردو، انگلش، فارسی اور تقریباً دنیا کی تمام زبانوں میں لکھی گئیں۔

تفسیری میدان میں مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ (شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ) اس لحاظ سے بھی انفرادی حیثیت پر فائز نظر آتے ہیں کہ آپ نے قرآن مجید کی تین تفاسیر پیش کیں جن میں دو اردو تفاسیر ''اسرار التنزیل'' اور ''اکرم التفاسیر'' اور ایک پنجابی ''رب دیاں گلاں'' شامل ہیں۔

عائشہ عرفان نے مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ (م۲۰۱۷) کی شخصیت بطور مفسر قرآن تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

> ''حضرت امیر محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ کے تعارف کے جتنے بھی پہلو ہیں۔ سب ہی اپنی مثال آپ ہیں۔ لیکن اگر میں یہ کہوں کہ آپ کی شخصیت کا سب سے روشن و غالب پہلو مفسر قرآن ہونے کا ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ یہ وہ حیثیت ہے جو اللہ کریم اپنے ممتاز بندوں کو عطا فرماتے ہیں کہ انہیں اپنے ذاتی کلام کی حفاظت پر مامور کرتے ہیں۔'' (1)

سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے نمائندہ میگزین، ماہانہ المرشد 2019ء کے حضرت جی نمبر میں مولانا محمود خالد نے ''حقیقی و کامل وارث'' کے عنوان سے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ کی شخصیت پر ''تبصرہ کیا ہے۔ مولانا خالد محمود نے اس سلسلہ میں ،کتاب حیات جاوداں کا حوالہ دیا ہے۔ مولانا لکھتے ہیں۔

'' مولانا محکم الدین فاضل دیو بند حضرت مدنی حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے براہ راست شاگرد تھے۔ حضرت امیر المکرم (مولانا محمد اکرم اعوان) کا درس قرآن سنا تو پوچھنے لگے یہ کہاں سے فارغ تحصیل ہیں؟ وہ یہ بات ہر گز ماننے کو تیار نہ تھے کہ انہوں نے کسی مدرسے میں باقاعدہ تعلیم نہیں پائی۔ اس قرآن فہمی کے باعث حضرت امیر المکرم کا مفسرین کرام میں شمار ہوا۔ جسے حضرت جی رحمۃاللہ علیہ (مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ) کی ایک کرامت تسلیم کیا جاتا ہے۔''(2)

مزید لکھتے ہیں

''آپ نے اسرار التنزیل لکھی تو ایک مفتی صاحب نے آپ کو لکھا کہ آپ نے تفسیر میں اسرار الٰہی عیاں کر دیئے ہیں۔ حالانکہ پہلے مفسرین نے یہ باتیں نہیں لکھیں۔ آپ نے انہیں جواباً لکھا "اللہ کریم کو معلوم تھا میں اسے اسرار کی باتیں بتا رہا ہوں یہ لوگوں کو بتادے گا۔ اگر اظہار درست نہ تھا تو اللہ کریم مجھے نہ بتاتے۔ تاہم کوئی بات شریعت مطہرہ کی حدود سے باہر ہے تو نشاندہی فرمائیں تاکہ رجوع کریں مگر ان مفتی صاحب یا کسی اور کی طرف سے کوئی ایسی بات معلوم نہ ہوئی۔''(3)

تفسیر اسرار التنزیل

'اسرار التنزیل' اردو زبان میں لکھی گئی مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ کی پہلی تفسیر ہے۔ تفسیر کے دیباچہ میں پروفیسر حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا تعارف ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

''یہ تفسیر جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایک منفرد اسلوب رکھتی ہے۔ جس میں منظر کشی تو کم ہے لیکن کیف اور وجد کو اس طرح پیش کیا گیا ہے کہ قاری براہ راست اپنے دل میں اترتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ یہ ایک الگ فن ہے اور مفسر اس فن کے ملکی و عالمی سطح پر مانے ہوئے ماہر ہیں۔ یہ اعزاز انہیں ایک صاحب دل، صاحب حال و قال عالم دین حضرت مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں طویل عمر بسر کرنے کے صلے میں نصیب ہوا۔''(4)

صاحب تفسیر اور تفسیر پر مزید تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے کئی اہم نکات بھی پیش کیے ہیں۔ مفسر کی خصوصیات کے تحت علم لدنی پر حافظ صاحب نے بالخصوص بحث کی ہے اور اسرار التنزیل کے بارے میں اہل علم کے تاثرات بھی بیان کئے ہیں۔

چنانچہ حافظ صاحب لکھتے ہیں۔

''یہ 1971 کی بات ہے۔ اہل اللہ کی ایک جماعت جس میں مفسر اسرار التنزیل مولانا محمد اکرم بھی شامل تھے۔ حضرت جی (مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ) کی معیت میں ملتزم پر حاضر تھی۔ جس دربار سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ عطاو کرم کی اس بارش میں اہل بصیرت نے دیکھا کہ اس کتاب کے مصنف کو وہ خصوصی نعمت عطا ہوئی جو صرف انہی کا حصہ تھی۔ یعنی فہم قرآن۔ اس کے بعد سننے والوں نے سنا، دیکھنے والوں نے دیکھا کہ حضرت مولانا کی زبان سے

قرآن کریم کی تفسیر کرتے ہوئے وہ مضامین جاری ہونے لگے کہ اہل علم اوران کی زبان سے بے ساختہ نکلا جن کی عمریں درس قرآن میں گزری تھیں'' اس آیت کا مفہوم تو آج سمجھ میں آیا '' گویابیت اللہ شریف میں ملتزم میں کی گئی دعا کے نتیجے میں مولانا کو علم لدنی حاصل ہوا جو قرآن فہمی اور تفسیر کی بنیاد ہے۔''(5)

تفسیر اسرار التنزیل کا تعارف، مفسر قرآن کی زبانی

اکرم التفاسیر ''جو کہ اردو زبان میں مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ کی دوسری تفسیر ہے۔ 5مارچ 2017ء کو اس کی تقریب تکمیل پر تفسیر اسرار التنزیل پر بھی تعارفی کلمات بیان فرمائے۔

''اللہ نے اپنے بندوں سے اپنے بندوں کی رہنمائی کا اور رسول ﷺ کی خدمت کا اور قرآن کی خدمت کا کام لیا اور یوں تفاسیر زمانہ کی زمانے کے ساتھ رہنمائی کرتی رہیں۔ ہر تفسیر نے اپنے عہد کے سوالوں کے جواب دیئے۔ میں قرآن بیان کیا کرتا تھا حضرت رحمۃاللہ علیہ (مولانا اللہ یار خان رحمۃ اللہ علیہ) بہت پسند فرماتے تھے۔ تو آپ نے مجھے ایک دفعہ فرمایا ۔ایک تفسیر لکھو۔ 1984ء میں آپ کا وصال ہو گیا۔ اللہ آپ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ 1987ء میں اس ارشاد کی تعمیل میں اسرار التنزیل لکھنا شروع کی۔ بڑی عجیب بات ہے رمضان شریف میں شروع کی۔ پہلے تین پاروں کی تفسیر لکھ لی۔ رمضان شریف گزر گیا پوری کوشش کی ایک لفظ نہ لکھا گیا۔ چھوڑ دیا۔ پھر رمضان شریف آیا۔ پھر قلم چل پڑا۔ اگلے رمضان شریف میں تین پارے پھر لکھے گئے۔ یوں سلسلہ چلتا رہا۔ غیر رمضان میں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی۔ رمضان میں در واہو جاتا تھا۔ ایک سال درمیان میں بیماری کی وجہ سے تفسیر پر کام نہ ہو سکا۔ یوں گیارہ سال لگے ۔1998ء میں الحمد للہ اسرار التنزیل کے نام سے وہ تفسیر مکمل ہو گئی۔ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔''(6)

تفسیر اسرار التنزیل کی تکمیل

'اسرار التنزیل' کا پہلا ایڈیشن دس جلدوں میں تھا بعد ازاں دس جلدوں کو چھ جلدوں میں محدود کر دیا گیا۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر کردہ تاریخ جو کہ آپ نے اسرار التنزیل کی آخری جلد میں رقم کی ہے۔ درج ذیل ہے۔

''الحمد للہ آج بیس رمضان المبارک 1418ھ بمطابق 19 جنوری 1998ء۔'' (7)

اس سے ظاہر ہوتا ہے ،اسرار التنزیل کا عرصۂ تفسیر 1987ء تا 1998ء ہے اور تقریباً گیارہ سال میں تفسیر اسرار التنزیل مکمل ہوئی۔

بشریٰ اعجاز نے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر ''رہ نورد شوق'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ اس میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز کے صدر شعبہ عربی، ڈاکٹر ضیاء الحق یوسف زئی صاحب کی تفسیر اسرار التنزیل پر نگارشات پیش کی گئی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کے اس تبصرہ کو بشریٰ اعجاز نے رہ نورد شوق کے باب قلم میں 'چشمہ ہدایت' کے نام سے قلمبند کیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا تبصرہ درج ذیل ہے۔

''قرآن کریم بنی نوع انسان کی ہدایت کا ابدی منبع ہے۔ بھٹکتی انسانیت قیامت تک اس چشمۂ ہدایت سے سیراب ہو کر راہ حق پر گامزن ہو گئی ہے اور اسی کے پیغام ہدایت میں انسان کی دنیوی سعادت اور اخروی فلاح مضمر ہے۔ قرآن کے

پیغام ہدایت کو نزول قرآن سے لے کر آج تک علماء واضح کرنے کی سعی پیہم کی ہے اور یوں سلسلہ وضاحت اور تفسیر وقت کی رفتار کے ساتھ جاری اور ساری رہے گا اور قرآنی ہدایت کے مختلف گوشوں کی وضاحت اور تفسیر ہوتی رہے گی۔اسی کاوش کے نتیجہ میں آج تک قرآن کریم کی تفاسیر مختلف زمانوں میں، مختلف انداز فکر اور مختلف پیرایوں میں معرض وجود میں آچکی ہیں۔ ہر تفسیر میں مفسر نے اپنی بساط کے مطابق اپنے نکتہ نظر کی روشنی میں قرآن کریم کی ہدایت کو واضح کرنے کی کوشش کی۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی کوئی کاوش بھی چاہے کتنی ہی تگ و دو اور محنت و جانفشانی سے کیوں نہ کی جائے کامل اور حرف آخر نہیں ہو سکتی اور یوں انسانی کوشش کے تسلسل میں خوب سے خوب تر کا معرض وجود میں آنا ایک فطری عمل ہے۔

''تفسیر اسرار التنزیل''اسی سلسلہ کی ایک مثالی کاوش ہے۔ تفسیر کا عنوان، خود تفسیر کی جامعیت اور اس کے مضامین، محتویات (Contents) کے تنوع کی نشاندہی کرتا ہے۔ قلت فرصت اور کثرت مشاغل کی وجہ سے اگرچہ مجھے پورے مسودۂ تفسیر پر نظر ڈالنے کا موقع نہیں ملا۔ لیکن جتنا کچھ بھی دیکھ سکا اس کی روشنی میں بے تکلف کہا جا سکتا ہے کہ فاضل مؤلف نے بڑی محنت اور کاوش سے یہ خدمت سرانجام دی اور مضامین قرآن کریم پر موضوعاتی انداز میں سیر حاصل بحث کی۔یوں تو عام تفسیروں میں بھی قرآنی موضوعات پر تفصیلی بحثیں موجود ہیں لیکن فاضل مؤلف نے اس تفسیر میں کمر ہمت باندھ کر اس میدان میں قدم رکھا اور تحقیق کا حق ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔میری نظر میں یہ تفسیر اپنے رنگ کی پہلی اردو تفسیر ہے جس میں قرآن کے عام مفہوم کے ساتھ ساتھ قرآنی موضوعات کی تفسیر نہایت سلیقے اور سہل اسلوب میں پیش کی گئی۔ تفسیر کے مختلف مقامات پڑھتے وقت یوں محسوس ہوا کہ کتاب الٰہی مجھ سے ہم کلام ہو کر میرے دل و دماغ میں ایک نئی فکر، نیا عزم، نیا جذبہ اور ایک نئی روح پھونک رہی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرے اندر ایک خلا ہے اور تفسیر کا ایک ایک لفظ اس خلا کو پر کرنے کے لئے لکھا گیا ہے اور ہر جملہ میری روح کی تشنگی کو سیراب کر رہا ہے۔''[8]

ڈاکٹر ضیاء الحق یوسف زئی صاحب نے تفسیر اسرار التنزیل کی تعارفی خصوصیات وصفات اور صاحب تفسیر کی شخصیت پر جامع تبصرہ کیا ہے۔ اس تحقیقی مضمون میں ڈاکٹر صاحب کے تاثرات کا ایک مختصر حصہ پیش کیا گیا ہے۔ ایڈووکیٹ شمس الاسلام الازہری نے 2012ء میں, تفسیر اسرار التنزیل پر ایم فل علوم اسلامیہ میں اپنے تحقیقی مقالہ بعنوان ''تفسیر اسرار التنزیل میں مولانا محمد اکرم اعوان کا اسلوب و منہج''لکھا۔ایڈووکیٹ شمس الاسلام الازہری نے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ کے تفسیری اور فقہی مسلک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''مولانا محمد اکرم اعوان صاحب نے اپنی تفسیر میں کوئی ایک تفسیری منہج اختیار نہیں کیا۔آپ نے تفسیر کی تینوں اقسام کو اپنی تفسیر میں سمو کر ایک تفسیری خوب صورت گلدستہ کے طور پر قارئین کے لئے پیش کیا ہے۔یہ ایک ایسا امتزاج ہے کہ مولانا محمد اکرم اعوان کے تفسیر خزانے کو کوئی ایک نام نہیں دیا جا سکتا اور آپ کا تفسیری مسلک صرف ایک تفصیلی پہلو پر بند نہیں کیا جا سکتا۔اس طرح آپ تفسیر بالماثور کے ساتھ تفسیر بالرائے بھی کر چکے ہیں اور آیات قرآنی سے تصوف کے خوبصورت پہلو بھی نہایت بہترین انداز میں بیان فرمائے ہیں۔''[9]

تفسیر اسرار التنزیل پر ایڈوکیٹ شمس الاسلام کا یہ ذاتی تبصرہ ہے۔انہوں نے تفسیر کی بابت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سے ایک انٹرویو بھی کیا۔ مقالہ نگار نے مولانا سے سوال کیا کہ آپ کے خیال میں اسرار التنزیل کو تفسیر بالماثور کہنا چاہیے، تفسیر بالرائے کہنا چاہیے یا تفسیر اشاری؟ تو مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ نے جو جوابات ارشادات فرمائے،ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔
تفسیر بالرائے تو نہیں کہنا چاہیے۔البتہ بعض جگھوں پر میں نے انفرادی حیثیت سے تفسیر کی ہے باقی تفسیر بالماثور ہی کہلائے گی۔البتہ آپ اسے تفسیر اشاری کہنا چاہیں تو یہ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن اس کی بنیاد بھی دراصل تفسیر بالماثور ہی ہے۔[10]
ایڈووکیٹ شمس الاسلام الازہری نے مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ کے فقہی مسلک پر بھی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔

''جہاں تک آپ کے فقہی مسلک کا تعلق ہے۔آپ حنفی المسلک ہیں۔اور علمائے دیوبند سے استفادہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ کے پیر و مرشد مولانااللہ یار خان اللہ یار خان صاحب دیوبندی مسلک کے تھے اور جہاں تک فرقہ بندی کا تعلق ہے۔ کبھی اپنے آپ کو دیوبندی، بریلوی کی فرقہ بندی میں نہیں ڈالا۔اور یہی آپ کا مسلک ہے۔تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ کسی کی تکفیر اور تحقیر کسی صورت نہیں ہونی چاہیے۔ماسوائے فرقہ باطلہ قادیانی،رافضی وغیرہ کسی کو اسلام سے خارج نہیں کرنا چاہیے۔جہاں تک دیگر عقائد کا تعلق ہے ان میں توحید، عشق نبی ﷺ، حب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر زور دیتے ہیں۔اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے۔''[11]

اسی طرح اسرار التنزیل کے حوالہ سے، مقالہ نگار نے خطیب جامع مسجد بند ہاشم ہری پور، فاضل دیوبند مولانا عبدالرحمان کے تاثرات بھی رقم کیے ہیں۔مولانا عبدالرحمٰن نے تفسیر پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔

''میں تفسیر اسرار التنزیل بالاستیعاب تو نہیں پڑھ سکا۔ لیکن اس کے خاص خاص حصہ کو ہر جلد سے پڑھا ہے۔ تفسیر اسرار التنزیل کا موقع پہلی بار برادرم شمس الاسلام انجم ایڈوکیٹ نے فراہم کیا۔جو اس تفسیر میں مولانا محمد اکرم اعوان صاحب کا اسلوب لکھ رہے ہیں۔مولانا محمد اکرم اعوان کی شخصیت ہمہ گیر ہے۔ مگر ان کے مفسر ہونے کا علم مجھے نہیں تھا۔''[12]

اسرار التنزیل کے اہم مضامین

مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ نے تفسیر اسرار التنزیل میں عقائد، حدیث، سیرت، عبادات، معاملات، سیاسیات، حقوق و فرائض، عصری مسائل اور ان کا حل، تصوف و اہل تصوف، فقہ جیسے اہم مضامین شامل ہیں۔ تفسیر کے اہم مضامین میں سے کچھ مثالیں درج ذیل ہیں۔سورہ آل عمران کی آیت مبارکہ

"شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا ۢ بِالْقِسْطِ ۭ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝"[13]

ترجمہ:۔اللہ گواہی دیتے ہیں کہ یقیناً اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتے اور اہل علم جو انصاف پر قائم ہیں (گواہی دیتے ہیں) کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ غالب ہیں حکمت والے۔
مولانا محمد اکرم اعوانؒ نے درج بالا آیت مبارکہ کے تحت توحید، علم اور اسلام پر اپنے خیالات پیش کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

''اللہ خود گواہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں۔اس کی ذات،اس کی صفات اور تمام مظاہر و مصنوعات اس کی توحید پر گواہ ہیں اور فرشتے جو اس کے مقرب ہیں۔اپنے اذکار و تسبیح میں اور اطاعت میں اس کی توحید کے شاہد

ہیں۔اسلام کیا ہے؟ہر دور کے اہل علم نے بھی شہادت دی کہ وہ لاشریک ہے۔اہل علم سے مراد ایسے لوگ جو انبیاء سے سیکھ کر یا کائنات عالم میں غور کر کے توحید باری کو پا سکیں۔خواہ ضابطہ کے عالم ہوں یا نہ۔ورنہ ایسے لوگ جو اللہ ہی کو نہ پہچان سکیں کتنے علوم بھی سیکھ جائیں عنداللہ جاہل ہی ہوں گے۔کہ سب سے بڑی حقیقت تو اسی کی ذات ہے۔اس سے جاہل رہنے والا کب عالم ہو سکتا ہے؟۔''(14)

اسلام کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ رقم طراز ہیں۔

''اسلام سے مراد اپنے آپ کو اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دینا اور اس کی اطاعت پر کمربستہ ہو جانا۔ہر نبی دعوت لیکر دنیا میں آیا اور ہر نبی کے ساتھ ایمان اور اطاعت کا رشتہ اسلام ہی ہے۔اسی لیے حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے دور میں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زمانے میں اور عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے وقت میں مسلمان ہونے کا اعلان فرمایا۔

غرضیکہ ہر نبی کا لایا ہوا دین اسلام ہی تھا اور اور عنداللہ مقبول اور اور آخر میں خاتم الانبیاءﷺ کا لایا ہوا دین اسلام کہلایا۔جو قیامت تک باقی رہے گا۔''(15)

تقویٰ کے ثمرات

مولانا محمد اکرم اعوانؒ نے سورۃ الانفال کی درج ذیل آیت مبارکہ کی تفسیر میں تقویٰ کا مفہوم اور اس کے اثرات بھی بیان فرمائے ہیں۔

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّ یُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ○"(16)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم اللہ سے ڈرتے رہے تو وہ تمہارے لیے امتیاز پیدا فرما دیں گے اور تم سے تمہارے گناہ دور فرما دیں گے اور تمہیں بخش دیں گے اور اللہ بڑے فضل کے مالک ہیں۔

''اطاعت نبویﷺ سے ایک دلی نسبت اور قلبی کیفیت نصیب ہوتی ہے جو تقویٰ کہلاتی ہے اور یہ کیفیت گناہ اور نافرمانی سے مانع بن جاتی ہے لہٰذا اگر تم اطاعت اور تقویٰ ہی کو شعار بنالو تو اس کی مزید برکات بھی سن لو کہ تمہیں فرقان یعنی ایسی طاقت جو حق و باطل میں حق کو غالب کر کے فیصلہ کردے سب پر عیاں ہو جائے نصیب ہوگی ظاہر ہے یہ نصرت الٰہیہ ہی ہو سکتی ہے۔اس کا اظہار یوم بدر ہوا تو اسے یوم الفرقان کہا جاتا ہے نیز اگر خلوص دل سے اطاعت الٰہی کو شعار بنالیا جائے تو ایسے لوگوں کی مجلس بھی نصیب ہوتی ہے جن کی محفل میں انعکاسی طور پر قلبی نور اور بصیرت نصیب ہو کر گناہ سے مانع اور حق پر استقامت کا باعث بنتی ہے اور یہ ہی بہت بڑی نصرت الٰہیہ ہے دوسرا ثمرہ تقوی اور نیکی پر مجاہدہ اختیار کرنے کا یہ ارشاد فرمایا کہ ہزار کوشش کے باوجود تقاضائے بشریت انسان سے لغزش ہو جاتی ہے اللہ کریم ان لغزشوں کو معاف فرمائیں گے اور تیسرا ثمرہ اخروی نجات و بخشش ہے کہ اللہ کریم اپنے کرم میں ڈھانپ لیں گے اور میدان حشر کی پریشانی نہ اٹھانا پڑے گی۔صرف یہی کچھ جو پہلے بیان ہوا یا اب ہو رہا ہے۔بلکہ اللہ کا کرم تو بہت وسیع ہے یہ تو ایک جھلک ہے وہ کیا کچھ دے گا یہ تو وہ خود ہی جان سکتا تم حق غلامی ادا کرتے رہو پھر کرم کے تماشے دیکھنا۔''(17)

ذکر اللہ

ذکر الٰہی صوفیائے کرام کا طرۂ امتیاز ہے۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر اسرار التنزیل میں عقائد اور معاملات پر بالعموم اور تصوف و تزکیۂ نفس پر بالخصوص ابحاث پیش فرمائی ہیں۔ تصوف کے مشہور سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیخ کی حیثیت سے ذکر قلبی پر بالخصوص آپ کی تفسیر میں مرکزی مضمون نظر آتا ہے۔

سورۃ الاحزاب کے آیت مبارکہ ۳۵ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی صفات بیان فرمائی ہیں۔ان صفات میں ذکر بھی شامل ہے۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے آیت مبارکہ کی تفسیر میں ذکر اللہ پر اپنے خیالات کا یوں اظہار کیا ہے۔

''کھیتی کا پھل اور حاصل سمیٹنے والے مرد اور خواتین کہ کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے حضرات و خواتین ایسے خوش نصیب ہیں کہ ان کے لیے اللہ کی بخشش ہے اور اجر عظیم ہے ذکر تمام عبادات کا حاصل بھی ہے اور حاصل اور پھل ہی بیج بھی ہوتا ہے اسی لیے قرآن کریم نے ذکر کا حکم کثرت سے اور زبانی عمل کے ساتھ خصوصاً خفی اور قلبی کا حکم دیا ہے اگر کسی کو ذکر قلبی نصیب ہو جائے تو علی الترتیب یہ کمالات نصیب ہوتے چلے جاتے ہیں اور یوں وہ اللہ کی بخشش کا مستحق قرار پاتا ہے جیسے اصل مغفرت تو ایسے ہی لوگوں کے لیے ہو اور باقی لوگ ان کے طفیل بخشے جائیں۔ بندہ نے اللہ کی توفیق سے اس موضوع سے الگ کافی کچھ لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے ان کتب سے دیکھا جا سکتا ہے یہ عرض کر دیا جائے کہ ذکر پر اجر عظیم کا وعدہ ربانی موجود ہے۔''(18)

سماع موتیٰ

سماع موتیٰ کے تحت تمام مفسرین نے اپنی آراء پیش فرمائی ہیں۔ صوفیاء کرام کے معاملات کیفی بھی ہوتے ہیں اور یہ بات بھی یقینی ہے کہ اس کے عملی پہلو میں بے مثال لوگ بھی صوفیاء کرام ہی نظر آتے ہیں۔ مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر اسرار التنزیل میں سماع موتیٰ پر سیر حاصل اور منفرد بحث کی ہے۔

سورہ النمل کی آیات مبارکہ ۸۰ اور ۸۱ میں اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں:

"اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ○ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○"(19)

بیشک آپ مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو (اپنی) آواز سنا سکتے ہیں (خاص طور پر) جب وہ پیٹھ پھیر کر چل دیں۔اور نہ آپ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (بچا کر) راستہ دکھا سکتے ہیں۔ آپ تو صرف انہیں سنا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہوں (اور) پھر وہ مانتے (بھی) ہیں۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''ان آیات کا تعلق مردوں کے سننے سے براہ راست نہیں اس لیے کہ یہاں کفار کو مردہ سے تشبیہ دی گئی اور یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ کفار آپ ﷺ کی بات نہیں سنتے تھے ہاں انہیں سن کر فائدہ نہیں ہوتا تھا جیسے مردہ نیک بات سن کر اس پر عمل نہیں کر سکتا وہی حال ان کا تھا گویا مراد ایسا سننا ہے جو مفید ہو یعنی "سماع نافع" پھر مقابل بھی زندہ نہیں لایا گیا بلکہ فرمایا آپ ان لوگوں کو سنوا سکتے ہیں جو ایمان لائے۔ یعنی آپ کے ارشادات سن کر فائدہ حاصل کرنا مومن کا کام ہے اس مسئلہ میں کہ مردے سنتے ہیں یا نہیں صحابہ کرام سے اختلافاً روایت کیا جاتا ہے اس کو بہت آسان انداز میں مفتی محمد

شفیع(رح) نے بھی حل فرمادیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ اختلاف مختلف مواقع اور افراد کے بارے ہے مطلق مردہ سنتا ہے یا نہیں کے بارے نہیں ہے کہ قرآن میں جس قدر آیات اس موضوع پر ہیں وہ صرف کفار کے حق میں ہیں اور اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ مردے سنتے نہیں ہیں اور مردوں کے سننے کے حق میں موجود ہے جیسے شہداء کے بارہ کہ وہ زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی ہے **ویستبشرون بالذی لم یلحقو بھم**۔ کہ ان لوگوں کے احوال سے خوش ہوتے ہیں جو ان کے پسماندگان ابھی دنیا میں ہیں یعنی ان کی نیکی پر خوشی کرتے ہیں یعنی روح میں نہ صرف شعور و ادراک ہوتا ہے بلکہ پچھلوں کے حالات سے واقف بھی ہو سکتا ہے اگر یہ کہا جائے کہ یہ تو صرف شہداء کی بات ہے تو یہ ثابت ہو گیا کہ سارے مردے سننے سے محروم نہیں ہوتے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی ان صحیح احادیث پہ اعتبار کر کے سماع موتی کا جواز بتاتے ہیں جن میں ارشاد ہے کہ مسلمان بھائی کی قبر پر گزرو تو سلام کہو وہ سلام کا جواب بھی دیتا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ نہ تو سارے مردے سنتے ہیں اور نہ ہر کوئی سنا سکتا ہے اللہ چاہے تو جسے سنوادے اور جس کی بات سنوا دے اور یہی اصول زندوں میں بھی ہے کہ ہر کام اللہ کی مرضی سے ہوتا ہے۔"(20)

لفظ امام پر بحث

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے، سورۃ القصص آیت مبارکہ نمبر ۴۱ کے تحت، شیعہ کے عقیدہ امامت پر بھی بحث کی ہے۔

"وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا يُنْصَرُوْنَ "(21)

ترجمہ: اور ہم نے ان کو پیشوا بنایا تھا وہ (لوگوں کو) دوزخ کی طرف بلاتے تھے اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی۔

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"لفظ امام کوئی شرعی منصب نہیں یہ پہلے بھی گزر چکا یہ محض قیادت اور لیڈرشپ کے معنوں میں کتاب میں استعمال ہوا نیک لوگوں کا رہنما بھی امام کہلایا اور کفار و بدکار کا راہنما یا لیڈر بھی لہٰذا شیعہ کا منصب امامت محض ایک گھڑی ہوئی بات ہے شرعی منصب ہی نہیں اور فرعونی ایسے امام بنے جو دوزخ کی طرف دعوت دیتے تھے اور روز حشر جن کی مدد کو بھی کوئی نہیں ہو گا یعنی شفاعت سے بھی محروم ہوں گے اور ان کے اعمال بد کے نتیجے میں اس دنیا میں بھی ان پر لعنت مسلط کر دی گئی کہ وہ نہ رہیں تو بھی انہیں پھٹکار پڑتی رہے اور روز حشر ان کا بہت برا حال ہو گا۔"(22)

اسلامی معیشت اور کافرانہ نظام

تصوف کے بعد مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ کی زندگی میں جس چیز کا غلبہ نظر آتا ہے وہ نفاذ اسلام کی تحریک ہے۔ اس لیے آپ کی تفاسیر میں نظام اسلام اور اس کے نفاذ کے حوالہ سے بے شمار ابحاث موجود ہیں۔

سورۃ حٰم سجدہ کی آیت مبارکہ ۷ میں اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

"الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ "(23)

ترجمہ:۔ جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔

درج بالا آیت مبارکہ کی تفسیر میں ،اسلامی معیشت اور کافرانہ نظام پر بحث کرتے ہیں اور دونوں کے مابین واضح فرق کی نشاندہی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''اسلامی معاشی نظام کی بنیاد دوسروں کے حقوق نہ مارنااور دوسروں کی مدد کرنے پر استوار ہے مسلمان اپنی زندگی دوسروں کے لیے جیتاہے اور دینی فکر علمی اور مالی اعتبار سے ان کی مدد کرتاہے ان سب میں مشکل مال کاایثار ہے اگر اس کی محبت میں گرفتار ہواور دوسروں سے چھیننے کاخواہش مند ہو تو پہلی باتوں سے بھی انکار کر دیتاہے یعنی مال کی محبت ان کے کفر پر قائم رہنے کاسبب بن رہی ہے یہی بات آج کے مسلمان کو عملی اسلام سے دور لے جارہی ہے کہ دعویٰ اسلام کے ساتھ اپنے نظام کو اسلامی نہیں کرناچاہتا کہ وہاں کچھ دیناپڑتاہے اور غیر اسلامی نظام میں دوسروں کا حق چھیناجاتا ہے۔''(24)

روح پر بحث

سورۃ النازعات کی آیات مبارکہ کی تفسیر میں مولانارحمۃاللہ علیہ نے روح پر سیر حاصل بحث کی ہے۔اس بحث میں آپ نے تفسیر مظہری کا بھی حوالہ دیاہے۔چناں چہ فرماتے ہیں

''آیات کی مختلف تعبیرات کی گئی ہیں مگر یہ سب سے زیادہ مناسب ہے نیز روح کی بحث بھی ہے کہ عناصر اربعہ کے ملنے سے نفس پیداہوتاہے جسے حکماءروح کہتے ہیں کہ مگر روح ایک لطیفہ ربانی ہے جس کی تجلی نفس کو منور کر دیتی ہے جیسے شیشہ اگر سورج کے روبرو ہو تو خود سورج بن جاتاہے اور بدن کی حیات نفس ہے خود نفس کی حیات روح ہے صاحب معارف القرآن بحوالہ تفسیر مظہری نقل فرماتے ہیں کہ اسی نفس کو بدن سے الگ کر دینا موت ہے اور روح علیین میں چلی جاتی ہے جبکہ قبر میں یہی نفس ہوتاہے عذاب وثواب اسی پر ہوتاہے اور روح محسوس کرتی ہے۔مگر فقیر کے نزدیک حق بات یہ ہے کہ روح سے نفس منور ضرور ہوتاہے اس کے باوجود روح کا تعلق ہر ذرہ بدن سے بھی ہوتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتااور موت پر جب اجزاءبدن بکھر جاتے ہیں تو یہ نفس بھی ختم ہو جاتاہے اور روح کا تعلق ہر ذرہ بدن سے موجود رہتاہے اس کاوہ رخ ختم کر دیاجاتاہے جو دنیا کی زندگی کاسبب تھااور وہ ہر ذرہ بدن سے توڑاجاتاہے کافر کا شدت سے مومن کاآرام سے قبر سے اصل روح کا تعلق رہتاہے اور اپنے اخروی مقام سے بھی۔واللہ اعلم۔ثواب و عذاب اسی کے واسطے سے ہوتاہے اس کاقرب باری سے محروم ہونابدن پر عذاب لاتاہے اور معرفت باری میں غرق ہوناراحت وثواب نظام حیات پھر اس پابندی اور ضابطے کے مطابق موت یا قبض ارواح برزخ میں ان کا قیام اور حیثیت کاتعین اور اس کے مطابق وہاں برزخ میں ان کے لیے اہتمام یہ سب بھی اس بات پر گواہ ہے کہ قیامت ضرور قائم ہوگی۔''(25)

دو قومی نظریہ

قومیں نظریات سے بنتی ہیں۔ملت اسلامیہ اور کفر کے نظریات مکمل طور پر مختلف ہیں۔وطن عزیز پاکستان کے قیام کی بنیاد بننے والا مشہور نظریہ ''دو قومی نظریہ''ہے۔مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے دو قومی نظریہ پر اپنے خیالات بڑے مدبرانہ انداز میں پیش فرمائے ہیں۔

سورۃ تغابن کی دوسری آیت مبارکہ میں رب جلیل ارشاد فرماتے ہیں

"هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّمِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ "(26)

وہی ہے جس نے تم کو پیدا فرمایا سو تم میں سے بعض کافر ہیں اور بعض ایمان والے۔ اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہے ہیں۔

آیت مبارکہ کی تفسیر میں مولانا رحمتہ اللہ علیہ دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ایمان و کفر ہی دو قومی نظریئے کی بنیاد ہے۔ قرآن میں یہ مضمون متعدد مقامات پر گزر چکا ہے کہ قوموں کی تقسیم صرف ایمان و کفر پر ہے اس کے بعد خاندان اور قبیلے ہیں جو پہچان کے لیے ہیں اور یہ کہ بنیادی طور پر سب انسان ایک جیسے اور فطری اوصاف لے کر پیدا ہوتے ہیں کوئی کافر پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب سن شعور کو پہنچتا ہے تو اپنے اختیار سے کفر اختیار کرتا ہے لہذا دوسری قوم میں شمار ہونے لگتا ہے دنیا اقوام و ملل میں تقسیم تھی اور ہر کوئی دوسرے سے برسر پیکار تھا کہ نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کو بھائی بھائی کر دیا۔ رنگ و نسل اور زبان و خاندان کا فرق و قوم کی شناخت نہ رہا نیز فرمایا کہ کفر بھی ملت واحدہ ہے یعنی دنیا میں صرف دو قومیں ہیں ایک مومن اور ایک کافر افسوس کہ آج دین سے دوری کے باعث مسلمان پھر سے مختلف قوموں اور لسانی و صوبائی طبقوں میں بٹ کر اخوت اسلامی سے محروم ہوئے اور کفار انہیں سازش کر کے آپس میں لڑا رہے ہیں۔ خاندان تو غیر اختیاری ہے کہ آدمی مرضی سے رنگ و نسل نہیں بدل سکتا جبکہ قوم مرضی سے اختیار کر سکتا ہے کہ ایمان لا کر یا انکار کر کے قوم بدل سکتا ہے اور اللہ ہر ایک کے کردار کو دیکھ رہا ہے۔"(27)

اکرم التفاسیر

تعارف تفسیر اور خصوصیات

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ کی اردو زبان میں لکھی گئی دوسری تفسیر اکرم التفاسیر ہے۔ جو کہ فی البدیہہ بیانات کا مجموعہ ہے۔ یہ تفسیر اکتیس (۳۱) جلدوں پر مشتمل ہے۔

وجہ تفسیر

مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ نے "اکرم التفاسیر" کے دیباچہ میں "از دل خیزد بر دل ریزد" کے عنوان سے وجہ تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اکثر احباب سوچتے ہوں گے اسرار التنزیل کے ہوتے ہوئے اکرم التفاسیر کے لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ تو اس بارے میں عرض کر دوں کہ نہ تو خود نمائی کی پہلے کوئی تمنا تھی نہ اب ہے اور نہ انشاءاللہ آئندہ ہو گی۔ نہ ہی یہ خیال دل میں آیا کہ مجھے کوئی بڑا عالم یا مفتی یا مفسر قرآن کہے۔ نہ کبھی ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر کبھی اپنا وقت قربان کیا۔ ہاں یہ خواہش ضرور ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم اور استاد المکرم حضرت مولانا اللہ یار خان رحمتہ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ سے جو علوم و معارف عطا فرمائے۔ انہیں اللہ تعالی کی مخلوق تک پہنچاؤں اور اپنا فریضہ ادا کروں۔"(28)

مزید رقمطراز ہیں۔

"اسرار التنزیل کی اپنی ایک افادیت ہے۔ یہ 1974ء کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا اللہ یار خان رحمتہ اللہ علیہ کی معیت میں اپنے گھر کی حاضری کا شرف بخشا جس میں ساتھیوں کی کثیر تعداد بھی مقام ملتزم پر حاضر تھی۔ جس دربار سے کوئی خالی ہاتھ نہیں لوٹا، عطا و کرم کی اس بارش میں اہل بصیرت نے دیکھا کہ فہم قرآن کا قلب پر وجدان کی

صورت میں نازل ہوا۔اسی پیغام کو اہل دل کی امانت سمجھتے ہوئے سپرد قلم کر دیا کہ شاید آپ نے اہل تک پہنچ جائے۔
اسرار التنزیل کا انداز عام فہم اور اجمالی ہے۔ جبکہ اکرم التفاسیر میں حالات حاضرہ کے مطابق ذرا بحث کو وسیع کیا گیا ہے۔
یہ بات اہل علم پر عیاں ہے اور پڑھنے والوں کے لیے رشد وہدایت کا مؤجب بنے گی۔اللہ تعالی عمل کی توفیق عطا فرما ئے۔ نجات اخروی کا سبب بنائے اور رضائے الہی نصیب فرمائے۔ آمین

ابو الاحمدین (بریگیڈئر علی احمد ،پاکستان آرمی) نے حی علی الفلاح کے عنوان سے مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی دونوں اردو تفاسیر ''اسرار التنزیل''اور''اکرم التفاسیر''پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔

''اسرار التنزیل کے ہوتے ہوئے اکرم التفاسیر کی کیا ضرورت تھی؟ قدیم اخذ کتب کے ساتھ ساتھ ان کی شرح کا تصور علمی حلقوں کے لئے نئی بات نہیں۔ کسی حد تک اکرم التفاسیر کو اسرار التنزیل کی شرح بھی کہا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ دونوں تفاسیر انفرادی خصوصیات کی حامل ہیں۔اسرار التنزیل بلند پایہ علمی مباحث کے علاوہ ایسے باطنی اسرار ورموز پر بات کرتی ہے جو طریقت کے طالبان کے لیے اہم اسباق ہیں۔ جبکہ اکرم التفاسیر میں عموم پایا جاتا ہے اور اس کا مخاطب بلا تخصیص ہر شخص ہے۔اس کا ہر مضمون دل میں اترنے والے پر زور اور عام فہم خطاب کی صورت اس صلائے عام کا پر تو نظر آتا ہے کوئی ہے جو قرآن حکیم سے ہدایت کا طلب گار ہو۔''(29)

جلد چہارم کے دیباچہ میں بنت سیماب (آسیہ اعوان، لخت جگر مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ) نے ''تعارف'' کے عنوان سے تفاسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے کئی پہلوؤں پر بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔آپ لکھتی ہیں

''اسرار التنزیل جو دور حاضر کے تناظر میں لکھی گئی ہے کے بعد اکرم التفاسیر ان کے بیانات پر مشتمل تفسیر ہے۔یہ تفسیر اپنی نوعیت کی انوکھی تفسیر ہے جو ایک عام شخص سے لے کر علماء وفضلاء تک کے لیے یکساں مفید ہے۔ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق اس میں سے اپنی زندگی کے راستے کے لئے رہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔ یہ تفسیر صاحب تفسیر کے تصوف کے میدان میں پچاس (50) سالہ تجربے کا نچوڑ ہے۔''(30)

عنبر یہ مدنی نے اکرم التفاسیر کی جلد پنجم کے دیباچہ میں حافظ عبدالرزاق مرحوم ومغفور کا قول نقل کرتے ہوئے صاحب تفسیر کی شخصیت پر خوب صورت تبصرہ کیا ہے۔

''سچ فرمایا حافظ عبدالرزاق مرحوم ومغفور نے کہ "ایک صاحب دل رحمۃ اللہ علیہ کی مسلسل صحبت نے حضرت امیر محمد اکرم اعوان مدظلہ العالی کے قلب کو رموز واسرار قرآن سے وہ نسبت عطا کر دی جو براہ راست خفتہ دلوں کو بیدار کرنے اور غافل دلوں کو ہوشیار کرنے اور یاد الٰہی سے آشنا دلوں میں محبت الٰہی کو مستحکم واستوار کرنے میں مد ومعاون ہے۔''
اور اکرم التفاسیر نے ثابت کر دیا ہے کہ مفسر قرآن مدظلہ العالی کا اپنا قول خود ان کی تفسیر پر کتنا صادق آتا ہے کہ شعور، عظمت الٰہی، عظمت رسالت ﷺ کا مرہون منت ہے۔''(31)

زمانۂ تفسیر

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے تین تفاسیر لکھی ہیں جن میں دو اردو اور ایک پنجابی تفسیر شامل ہیں۔

مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق اسرار التنزیل کے بعد آپ نے دوسری تفسیر، پنجابی تفسیر ''رب دیاں گلاں'' بیان فرمائی۔

اکرم التفاسیر کی وجۂ تفسیر اور عرصۂ تفسیر پر بھی آپ نے اپنے خیالات سے آگاہی فراہم کی ہے۔ چنانچہ اکرم التفاسیر کی تقریب رونمائی میں اپنے اختتامی بیان میں فرمایا۔

''میری عادت ہے کہ ہمیشہ قرآن ہی بیان کرتا ہوں۔ تو ہم ہر جمعہ پہ آتے کوئی تیاری نہیں ہوتی۔ کوئی ذہن میں مضمون نہیں ہوتا کوئی حالات کی پروا نہیں ہوتی۔ قرآن کریم کھولتے جہاں سے کھل گیا ایک، دو، چار آیات کی تفصیل بیان کر دی۔ تو خیال آیا کہ جب تفسیر بیان کر ہی رہے ہیں تو اسرار التنزیل کی شرح کیوں نہ کر دی جائے۔ چنانچہ 2005ء میں سورۂ فاتحہ سے شروع کر دی۔ یہ ساری اکرم التفاسیر، اسرار التنزیل کی تفصیل ہے۔ اسرار التنزیل مجمل ہے۔ یہ مفصل ہے۔ وہ اجمالی سی ہے اس میں بنیادی نکات میں اس میں تفصیلی بحث ہو گئی۔ یہ 2005ء میں ہم نے شروع کی۔ آج الحمد للہ (2017ء) بارہ سال بعد یہ اپنے نقطہ تکمیل کو پہنچ گئی اور اس میں عہد حاضر کے مسائل کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔''(32)

اکرم التفاسیر کے اہم مضامین

غزوہ احد کے حوالہ سے اہم نکتہ

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے ''اکرم التفاسیر''میں، غزوہ احد میں مسلمانوں کی فتح و شکست پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور اس سلسلہ میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں پائی جانے والی غلط رائے کی سخت حوصلہ شکنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اکثر مفسرین اور مصنفین نے غزوہ احد میں مسلمانوں کی شکست کے حوالے سے اپنے رائے کا اظہار کیا ہے۔ مولانا محمد اکرم اعوانؒ اُن سے اختلاف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''بہت سے مفسرین اور علمائے جدیدہ نے غزوۂ احد میں صحابہ کرام کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کفار کو بھاگتا دیکھ کر چھوڑا ہوا مال غنیمت لوٹنے کے لالچ میں آ گئے۔ اور درہ چھوڑ دیا۔ یہ خیال اس لیے درست نہیں کہ تمام مال غنیمت ایک جگہ اکٹھا ہوتا تھا۔ امیر لشکر تقسیم فرماتے تھے۔ اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو ہو جاتا تھا اور باقی چار حصے مجاہدین میں اس طرح تقسیم کیے جاتے تھے سوار کے دو حصے ہوتے کہ اس کے ساتھ اس کا گھوڑا یا کوئی اور سواری کا جانور بھی ہے اور پیادہ کا ایک حصہ ہوتا۔ لہذا یہ منطق بالکل غلط ہے کہ وہ لوٹنے کے لئے درہ چھوڑ آئے۔''(33)

غزوہ احد کے بارے میں مولانا رحمتہ اللہ علیہ دو ٹوک الفاظ میں اپنی رائے بیان کرتے ہیں۔

''دوسری غلط فہمی بعض دانشوروں کو یہ ہوئی اور انہوں نے لکھا ہے کہ غزوہ احد میں مسلمانوں کو شکست ہوئی لیکن یہ کہتے ہوئے وہ یہ بتانے سے قاصر ہیں کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے اور وہ یہ کس بنیاد پر کہتے ہیں؟ مسلمانوں کو احد میں شکست اس لیے نہیں ہوئی کہ مشرکین مکہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے۔ جاننا چاہیے کہ مشرکین مکہ کا جنگ کرنے کا مقصد کیا تھا؟ ان کا مقصد ریاست اسلامی مدینہ منورہ کو نقصان پہنچانا اور حضور اکرم ﷺ کو شدید جانی نقصان پہنچانا تھا تو کیا وہ اپنے پہلے مقصد میں کامیاب ہوئے کیا دوسرا مقصد پورا ہوا؟ اور کیا وہ میدان کفار کے پاس چلا گیا؟ جہاں جنگ ہوتی تھی جس فوج کے قبضے میں میدان جنگ آ جائے وہ فاتح ہوتی ہے یا وہ میدان چھوڑ کر

بھاگ جائے۔ اگراہل مکہ میدان سے مسلمانوں کو بھگا دیتے۔ احد پر قبضہ کر لیتے دو دن وہاں رکتے تو پھر کہا جا سکتا تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ لیکن کفار کو تو میدان چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ شہر تک وہ پہنچ ہی نہ سکے۔ اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اور نبی کریم ﷺ کی جان محفوظ رہی اور وہ اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے۔ میدان چھوڑ کر کفار و مشرکین یوں بھاگے کہ اپنا سامان حرب اور اپنے مردے تک چھوڑ گئے۔ مجاہدین انہیں پیچھے سے جاتے اور ان کا تعاقب کرتے روحا تک گئے۔ تو کس طرح اسے مسلمانوں کی شکست لکھا جاتا ہے۔ شکست بہر حال کفار کو ہوئی۔ اس لئے کہ اللہ کا وعدہ تھا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا(34)

کہ ان کے مکر آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ خود نبی کریم ﷺ جلوہ افروز تھے۔ جہاں حضور اکرم ﷺ ہوں وہاں کامیابی یقینی ہے۔ لہذا فتح مسلمانوں کو ہوئی۔''(35)

قصہ حضرت یوسف علیہ السلام اور اکرم التفاسیر

سورہ یوسف کی آیت مبارکہ ۵۳ میں اللہ کریم ارشاد فرماتے ہیں۔

"وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ ۚ إِنَّ ٱلنَّفْسَ لَأَمَّارَةٌۢ بِٱلسُّوٓءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىٓ ۚ إِنَّ رَبِّى غَفُورٌ رَّحِيمٌ "(36)

ترجمہ :۔اور میں اپنے آپ کو پاک صاف نہیں کہتی۔بے شک نفس تو (انسان کو) برائی ہی سکھاتا ہے۔

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں ایک غلط فہمی کا ازالہ کے حوالے سے اس آیت مبارکہ پر اپنے تاثرات قلم بند کیے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔

''اکثر مترجمین اور مفسرین کرام نے اس قول کو حضرت یوسف علیہ السلام سے منسوب کیا ہے۔ جن مفسرین کرام نے اس قول کو یوسف علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ زلیخا کا کلام بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس قول میں میں نفس کے علاوہ اللہ کی رحمت اور بخشش کی بات ہوئی تو یہ سمجھا گیا کہ یہ قول حضرت یوسف علیہ السلام کا ہے جب کہ یہ بادشاہ کے دربار میں بات ہو رہی ہے زلیخا کلام کر رہی ہے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کے بعد اسی تسلسل میں کہہ رہی ہے وَمَآ أُبَرِّئُ نَفْسِىٓ میں اپنے نفس کو بری الذمہ قرار نہیں دیتی۔

قواعد زبان کے مطابق جب سامنے موجود آدمی کلام کر رہا ہو اور اسے کسی دوسرے کی بات کرنا ہو تو اس کے لئے کلام میں کوئی اشارہ آتا ہے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ پھر انہوں نے یہ کہا۔ اس اشارے کو قرینہ صارفہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسا قرینہ جو بات کو دوسرے کی طرف پھیر دے۔ اس جگہ قرآن حکیم میں کوئی قرینہ صارفہ موجود نہیں ہے۔ بلکہ زلیخا کی بات ہی تسلسل سے جاری ہے... لہذا یہ یوسف علیہ السلام کا نہیں۔''(37)

معجزات نبوی ﷺ کا منفرد بیان

سورہ بنی اسرائیل کی آیت مبارکہ ۴۴ کی تفسیر امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر کا حوالہ دیتے ہوئے معجزات کے حوالے سے گفتگو کرتے ہیں۔

" تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبْعُ وَٱلْأَرْضُ وَمَن فِيهِنَّ ۚ وَإِن مِّن شَىْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ ۗ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا (38)

ترجمہ:۔ ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہیں سب اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور کوئی ایسی چیز نہیں مگر اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتی ہے ولیکن تم ان کی تسبیح کو نہیں سمجھتے۔ بے شک وہ (اللہ) بڑے بردبار (اور) بخشنے والے ہیں۔

آپ لکھتے ہیں۔

''کچھ علماء کا خیال ہے کہ ہر چیز زبان حال سے اللہ کی عظمت بیان کر رہی ہے اور یہی اس کا ذکر ہے۔ لیکن یہاں یہ مراد نہیں ہے یہاں ارشاد ہے تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ ساتوں آسمان اس کی تسبیح و تہلیل بیان کرتے ہیں اور اس کا ذکر کرتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ قولاً اللہ کا نام لے کر ذکر کرتے ہیں اور یہ بات نبی کریم ﷺ سے بھی ثابت ہے۔ آپ ﷺ کے ارشاد پاک کا مفہوم ہے کہ میں اس پتھر کو پہچانتا ہوں جو قبل از بعثت مجھ پر درود و سلام پیش کیا کرتا تھا ۔آپ ﷺ کا بہت مشہور معجزہ ہے کہ آپ ﷺ کے حکم پر ابو جہل کے ہاتھ میں کنکریوں نے کلمہ پڑھا۔ اس ضمن میں امام رازی لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کا معجزہ صرف یہی نہیں کہ کنکریوں نے کلمہ پڑھا کہ یہ قرآن میں موجود ہے کہ ہر ذرہ اللہ کا ذکر کرتا ہے لیکن انسانی حواس اور کافر کا مادی حواس یہ ذکر قطعاً نہیں سن سکتے۔ آپ ﷺ کا معجزہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کافروں کو بھی ذکر سنا دیا جو وہ پتھر کر رہے تھے۔''(39)

اکرم التفاسیر کی دیگر خصوصیات:

اکرم التفاسیر کی زبان

اکرم التفاسیر میں مولانا موصوف نے اردو زبان کے انتہائی سادہ الفاظ کا استعمال کیا ہے اور جملوں کی بناوٹ میں ایسا سہل انداز اپنایا ہے کہ اردو زبان سے انتہائی کم واقفیت رکھنے والا انسان بھی اس تفسیر کو پڑھ اور سمجھ سکتا ہے۔

عصری مسائل کا حل

اکرم التفاسیر کی ابحاث اس لحاظ سے انفرادیت کی حامل ہیں کہ اس میں مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے دور حاضر کے پیچیدہ مسائل کا حل قرآن و سنت کی روشنی میں پیش کیا ہے۔

رسومات اور غلامی کی بیخ کنی

اکرم التفاسیر میں فاضل مفسر نے رسومات اور غلامی کو ایک لعنت قرار دیا ہے۔ اور امت مسلمہ کو یہ طوق اتارنے کیلئے خوبصورت حل پیش کیے ہیں۔

غزوۃ الہند اور غلبۂ اسلام کی نوید

صاحب تفسیر عصر حاضر کی ایسی شخصیت نظر آتے ہیں جو باقی عنوانات پر بیانات کے ساتھ ساتھ قرآن و سنت کی روشنی میں غزوۃ الہند اور نفاذ اسلام کی نوید دیتے نظر آتے ہیں۔

بنیادی و ثانوی مصادر سے استفادہ

مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی تمام تفاسیر میں قرآن و حدیث، تعامل صحابہ، اقوال تابعین و تبع تابعین اور تفسیر کے بنیادی اور ثانوی مصادر (تفسیر روح المعانی، ابن کثیر، تفسیر مظہری اور معارف القرآن وغیرہ) سے استفادہ کیا ہے۔

تصوف کا پر زور بیان

مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ، چونکہ تصوف کے ایک مشہور سلسلہ کے شیخ بھی تھے۔ آپ کی زندگی کا بیشتر حصہ تصوف کی ترویج میں گزرا۔ تفاسیر میں مبادیات و مقامات تصوف، بالخصوص ذکر قلبی کے حوالے سے کثیر تعداد میں ابحاث موجود ہیں۔ مولانا رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک تصوف کا حصول فرض عین ہے۔ اس کی وجہ مولانا رحمۃاللہ علیہ کے بیانات اور تحاریر کے مطابق یہ نظر آتی ہے کہ وہ تصوف کو تزکیہ نفس کا مترادف قرار دیتے ہیں۔

فقہی مسائل پر بحث

مولانا رحمۃاللہ علیہ نے کئی مقامات پر فقہی مسائل بھی بیان فرمائے ہیں۔ مسائل کے بیان میں آپ حنفی المسلک نظر آتے ہیں۔ مسائل کی وضاحت میں، معاصر علماء میں سے مفتی محمد شفیع رحمتہ اللہ علیہ کے حوالہ جات بھی پیش کیے ہیں۔

پنجابی تفسیر "رب دیاں گلاں"

پنجابی تفسیر کی وجۂ تفسیر کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔

"یاد رہے یہ بات اسرار التنزیل کے بیان کے ساتھ جڑی ہوئی ہے۔ پھر ایک ٹیلی ویژن چینل [40] نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں پنجابی میں قرآن کریم کی تفسیر نشر کریں۔ اللہ بھلا کرے وہ اس کا سبب بن گئے انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا۔ میں نے کہا جی بالکل بہت اچھی بات ہے ہم نے باقاعدہ ایک Sound proof کمرہ بنوایا اس کی دیواریں چھت ریکارڈنگ کے قابل بنائیں۔ پھر کیمرے خریدے مائیک خریدے سارا انتظام کیا۔ اس میں ہم ریکارڈنگ کرتے انہیں بھیج دیتے وہ چلتی رہیں چلتی رہیں۔ اکیسویں پارے تک تو وہ نشر کرتے رہے پھر ان کو کچھ باتیں تلخ لگیں۔ تلخ تو نہیں تھیں ان کی پسند کے خلاف تھیں تو وہ ناراض ہو گئے۔ وہ ایک بہانہ بن گیا انہوں نے بند کر دیا۔ لیکن ہم نے بند نہ کیا انہوں نے تو اپنی پسند کے کوئی مولوی لے کر خانہ پوری کر لی لیکن ہم نے وہ جاری رکھی اور الحمد اللہ تیس پارے مکمل ہو کر پنجابی میں وہ بیانیہ تفسیر بن گئی۔" [41]

"اپنا ٹی وی چینل" نے مولانا محمد اکرم اعوان رحمتہ اللہ علیہ کی پنجابی بیانیہ تفسیر ریکارڈنگ کی اور تقریباً اکیس پارے نشر بھی ہوئے۔ باقی تفسیر بھی مولانا رحمۃاللہ علیہ نے مکمل فرمائی۔

پنجابی تفسیر کو عوام الناس کی اکثریت نے بہت سراہا۔ راقم نے بھی بیسیوں ریکارڈڈ بیانات اس تفسیر کے سماعت کیے ہیں۔ موجودہ دور میں دیہات میں رہنے والوں کے لیے پیغام قرآن کو سمجھنے کے لیے ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ یہ تفسیر ابھی طباعت کے مراحل میں ہے۔ امید ہے انشاءاللہ بہت جلد طبع ہو کر قارئین کے لیے منظر عام پر آ جائے گی۔ علاقائی زبانوں میں بھی مفسرین کرام نے تفاسیر لکھیں۔ صوبہ پنجاب کے اکثریت علاقوں میں پنجابی زبان بولی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے پنجابی زبان میں لکھی گئی تفاسیر میں، مولانا کی تفسیر "رب دیاں گلاں" خوبصورت اضافہ ہو گا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی پہلی تفسیر "اسرار التنزیل" دوسری تفسیر "رب دیاں گلاں" اور تیسری "تفسیر اکرم التفاسیر" ہے۔

نتائج مضمون

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ نے عصر حاضر میں شعبہ تصوف کی مثبت ترجمانی کے ساتھ ساتھ اس شعبہ کے اندر در آنے والی بدعات و رسومات کی بیخ کنی کرتے ہوئے متقدمین کی تعلیمات کے مطابق حقیقی تصوف کو پیش کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ مزید یہ کہ تصوف کو انتہائی سہل انداز میں پیش کیا ہے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تصوف دراصل خلوص سے اطاعت الٰہی اور اتباع رسالت ﷺ پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔ آپ کشف و کرامات کے حصول و بیان سے صرف نظر تصوف صرف اور صرف تزکیۂ نفس کو گردانتے ہیں۔

اس کے علاوہ تصوف کو قرآن و سنت، تعامل صحابہ رضی اللہ عنہم اور متقدمین مشائخ تصوف کی تعلیمات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے نظام فکر و تربیت میں شریعت و طریقت کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ نظام اسلام کا عملی نفاذ کو عصر حاضر کے مسائل کا حل قرار دیتے ہیں۔

سفارشات

تصوف خلوص قلبی اور تزکیہ نفس کے حصول کا نام ہے۔ اور یہ وقت کی ضرورت ہے۔ اس لیے مشائخ تصوف کی حقیقی تعلیمات کو سہل ترین انداز میں عام کیا ئے۔ جن سے عشق رسالت ﷺ کا حصول یقینی ہے اور یہی دور حاضر کے مسائل کا حل ہے کہ مسلمان ذات پیمبر ﷺ کے ساتھ اپنے تعلق کو خالص کریں اور عملی زندگی میں مکمل اتباع رسالت ﷺ اپنائیں۔

مادیت پرستی، دہشت گردی، عدم برداشت، ڈپریشن اور انجانا خوف جیسے کئی مسائل نے امت مسلمہ کو لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ان کا علاج بھی مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃاللہ علیہ کی تعلیمات میں موجود ہے۔

مشائخ تصوف کی حقیقی تعلیمات کو سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے شیخ مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے انتہائی سہل اور متاثر کن انداز میں پیش کیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ مولانا کی تمام کتب کو زیور طباعت سے باقاعدہ آراستہ کیا جائے تا کہ اہل علم اور عوام الناس مستفید ہو سکیں۔ اس کے علاوہ آپ کی تفاسیر کو ہر خاص و عام اور جامعات کی لائبریز تک متعارف کروا کر امت مسلمہ کو آپ کے افکار سے روشناس کرایا جائے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی پنجابی تفسیر ''رب دیاں گلاں'' کو جلد سے جلد زیور طباعت سے آراستہ کیا جائے۔

آپ کے خوب صورت اور آسان ترین ترجمہ قرآن ''اکرم التراجم'' جو انتہائی سہل اردو زبان میں لکھا گیا واحد ترجمہ ہے۔ ملکی سطح پر ترجمۃ القرآن کے نصاب میں اسے شامل کیا جائے اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جو دیباچہ لکھا ہے اسے بھی اس ترجمہ میں شامل کیا جائے۔

مولانا محمد اکرم اعوان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں معاصر دور کے انحطاط تصوف کا جو حل پیش کیا ہے ان افکار کو عوام الناس اور بالخصوص مدارس کے نصاب میں شامل کیا جائے تا کہ تصوف کے خلاف پیدا ہونے والے شکوک و شبہات کا خاتمہ ہو اور امت تزکیۂ نفس کی حقیقی دولت سے آشنا ہو۔

مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی تفاسیر و تصانیف میں جو طباعت کی اغلاط ہیں ان کی درستگی کا اہتمام کیا جائے اور آیات قرآنیہ، احادیث مبارکہ اور عربی عبارات پر صحیح اعراب کا اہتمام کیا جائے۔آپ نے جن عربی اور فارسی عبارات اور اشعار کو بیان کیا ہے ان کے حوالہ جات اور ترجمہ کا بھی اہتمام کیا جائے۔

مسلکی لحاظ سے مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی فکر دیوبندیت، بریلویت اور کسی دوسری فکر کے برعکس صرف ایک مسلمان کی فکر کو عام کیا جائے اس سے فرقہ بندی کو جڑ سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ جامعات میں سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے لٹریچر پر بے شمار تحقیقی مقالہ جات لکھے جا سکتے ہیں اس لیے کہ ماضی میں تصوف پر ہونے والا کام اس بات کا متقاضی ہے کہ جدید دور میں تصوف کی معنویت کو انتہائی سہل اور مدلل انداز میں پیش کیا جائے۔ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ کے ادب میں اس کا مکمل مواد موجود ہے۔

معاصر دور کے دینی طبقہ اور بالخصوص حاملین تصوف کو مولانا رحمتہ اللہ علیہ کی فکر کے مطابق اپنی زندگیوں کو عصر حاضر کے عملی حل کے لیے پیش کرنا چاہیے۔

References

---

1 المرشد4:41،(2019)،ص16

Al-Murshid 4:41, (2019), p.16

2 المرشد4:41،(2019)،ص25-26

Al-Murshid 4:41, (2019), p. 25-26

3 ایضاً

ibid

4 محمد اکرم اعوان، مولانا، اسرار التنزیل، دار العرفان، منارہ، چکوال ادارہ نقشبندیہ اویسیہ، 2005، جلد اول، ص5

Muhammad Akram Awan, Maulana, Asrar-ul-Tanzil, Dar-ul-Irfan, Manara, Chakwal Institute of Naqshbandiah Owaisiah 2005, Volume I, p. 5

5 اسرار التنزیل، جلد اول، ص۵

Israr al-Tanzil, Volume I, p.5

6 المرشد9:38،(2017)،ص14

Al-Murshid 9:38, (2017), p.14

7 اسرار التنزیل، جلد ششم، ص442

Israr al-Tanzil, Volume VI, p. 442

8 رہ نورد شوق، ص513-514

Rah Naward e Shawq, p. 513-514

9 الازہری، شمس الاسلام، ایڈووکیٹ، تفسیر اسرار التنزیل مولانا محمد اکرم اعوان کا اسلوب و منہج، مقالہ ایم فل علوم اسلامیہ، مخطوطہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد،، 2012، ص51

Al-Azhari, Shamsul-Islam, Advocate, Tafsir Israr al-Tanzeel Maulana Muhammad Akram Awan's Style and Manhaj, Dissertation M Phil Islamic Studies, Manuscript Allama Iqbal Open University Islamabad, 2012, p. 51

10 تفسیر اسرار التنزیل میں مولانا محمد اکرم اعوان کا اسلوب و منہج، ص56

The style and manner of Maulana Muhammad Akram Awan in Tafsir Asrar al-Tanzil, p. 56

11 تفسیر اسرار التنزیل میں مولانا محمد اکرم اعوان کا اسلوب و منہج، ص52

Maulana Muhammad Akram Awan's style and style in Tafsir Asrar al-Tanzil, p. 52

12 ایضاً

Ibid

13 آل عمران:18

Al-Imran: 18

14 اسرار التنزیل، جلد اول، ص310

Israr al-Tanzeel, Volume I, p. 310

15 ایضاً، ص311

Ibid, p. 311

16 الانفال:29

Al-Anfal: 29

17 اسرار التنزیل، جلد سوم، ص20

Asrar al-Tanzil, Volume 3, p. 20

18 اسرار التنزیل، جلد پنجم، ص160۔161

Asrar al-Tanzil, Volume V, pp. 160-161

19 النمل:80۔81

Al-Naml: 80.81

20 اسرار التنزیل، جلد پنجم، ص58

Asrar al-Tanzil, Volume V, p. 58

21 القصص:41

Al-Qasas: 41

22 اسرار التنزیل جلد پنجم، ص75

Asrar al-Tanzil, Volume V, p. 75

23 فصلت:7

Fusselat: 7

24 اسرار التنزیل جلد ششم، ص4

Asrar al-Tanzil, Volume VI, page 4

25 اسرار التنزیل جلد ششم، ص355۔356

Asrar al-Tanzil, Volume VI, pp. 355-356

26 التغابن:2

Al-Taghabun: 2

27 اسرار التنزیل جلد ششم، ص259۔260

Asrar al-Tanzil, Volume VI, pp. 259-260

28 اکرم التفاسیر، ج1، ص7

Akram al-Tafaseer, Vol. 1, p. 7

29 ایضاً، جلد ا، ص7

Ibid, Vol. 1, p. 7

[30] اکرم التفاسیر، ج4، ص4

Akram al-Tafaseer, vol. 4, p. 4

[31] ایضاً، ج5، ص117

Ibid, Vol. 5, p. 117

[32] ایضاً، ص15

Ibid, p.15

[33] اکرم التفاسیر، ج5، ص105

Akram al-Tafaseer, Vol. 5, p. 105

[34] آل عمران:120

Al e Imran: 120

[35] اکرم التفاسیر، ج4، ص106

Akram al-Tafaseer, Vol. 4, p. 106

[36] یوسف:53

Yusuf: 53

[37] اکرم التفاسیر، ج13، ص17

Akram al-Tafaseer, vol. 13, p. 17

[38] بنی اسرائیل:44

Bani Israel: 44

[39] اکرم التفاسیر، ج15، ص68۔69

Akram al-Tafaseer, vol. 15, pp. 68-69

[40] راقم کی معلومات کے مطابق ٹیلی ویژن چینل کا نام اپنا ٹی وی ہے کیونکہ ایک عرصہ تک اس چینل پر پنجابی تفسیر نشر ہوتی رہی۔

According to Author's information, the name of the television channel is Apna TV because Punjabi commentary was broadcast on this channel for a long time.

[41] المرشد9:38،(2017)،ص14۔15

Al-Murshid 9:38, (2017), p. 14-15